کتابخانه جامع
جامعة العلوم
معاونت پژوهش
مرکز جهانی علوم اسلامی

مرکز جهانی علوم اسلامی
جمهوری اسلامی ایران - قم - ۱۳۵۸

مدرسهٔعالی فقه و معارف اسلامی

«ترجمه کتاب شیوه فرماندهی پیامبر(ص)»

مؤلف محمود شیت خطاب به زبان اردو

برای دریافت درجه کارشناسی ارشد
در رشته فقه و معارف اسلامی

نگارش: مطیع الحسنین

استاد راهنما: حجة الاسلام و المسلمین سید احتشام عباس زیدی

استاد مشاور: حجة الاسلام و المسلمین کلب صادق اسدی

دیماه ۱۳۸۴

کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی
شماره ثبت: ۴۰۸
تاریخ ثبت:

☆مسئولیت مطالب مندرج در این پایان نامه ، به عهدهٔ نویسنده می باشد.

☆هر گونه استفاده از این پایان نامه با ذکر منبع بلا اشکال است و نشر آن در داخل کشور منوط به اخذ مجوز از مرکز جهانی علوم اسلامی است.

بسم الله الرحمن الرحيم

تقدیر و تشکر

من لم یشکرالمخلوق لم یشکرالخالق

اولاًکمال سپاس وتشکر خودرا به درگاه قدس رب العالمین که نعمت بزرگ قلم را به انسانها آموخت ونیروی شگرف تفکرواندیشه را به ما آدمیان ارزانی داشت تقدیم می نمایم ·

از آنجا که ((هرکس تشکرمخلوق به جانیاوردرواقع تشکر خالق رابه جا نیاورده است))ثانیاًبنده ازهمه فضلاء وعلماء واساتیدکه اینجانب رادرامر ترجمه یاری نموده اندتقدیروتشکرمی نمایم بالاخص ازاستاد محترم راهنماحجة الاسلام والمسلمین سیداحتشام عباس زیدی واستاد محترم مشاورحجة الاسلام والمسلمین کلب صادق اسدی که ازراهنمودهای مفید خودشان بنده راموردلطف مدام خودقرارداده اندوازهمه بیشترباید ازمسئولین محترم مرکز جهانی علوم اسلامی تشکر وقدردانی می کنم وبر این باورم که طلاب عزیزوارجمندتا آخرعمرمبارک شان هرتحقیق وترجمه ای راکه انجام خواهند داد مسئولین محترم درثواب آن شریك خواهندبود در آخر خداوندجل وعلاتوفیق فراوان برای طلاب ،اساتیدومسئولین محترم مسئلت می نمایم ·

اہدا

الهمّ کن لولیک الحجة بن الحسن صلواتک علیه و علی آبائه فی هذه الساعة و فی کل ساعة ولیاً و حافظاً و قاعداً و ناصراً و دلیلاً و عیناً حتیٰ تسکنه ارضک طوعا و تمتعه فیها طویلاً

میں اپنی اس حقیری کاوش کو منتقم خون حسینی حضرت حجة بن الحسن العسکری عجل الله تعالی فرجه الشریف کی ذات والاصفات سے منسوب کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

مطیع الحسنین

حوزہ علمیہ قم، ایران

چکیدہ مطالب

بشریت اپنے گذشتہ تمام ادوار میں جنگ اور صلح کی لفظوں سے آشنائی رکھتی ہے اور بشر کا صحیفہ زندگی آغاز سے آج تک جنگ کی تلخی سے واقفیت رکھتا ہے بہت کم ایسے معاشرے ہوں گے جنھوں نے جنگ کا ذائقہ نہ چکھا ہو اور فتح وشکست کو آنکھوں سے نہ دیکھا ہو۔

ہمیشہ اقتدار کے بھوکے لوگ اپنے اقتدار کا دائرہ وسیع کرنے کے درپے ہیں اور جنگ کے شعلے بھڑکانے سے کبھی دریغ نہیں کیا دوسری طرف عدل وانصاف کے داعی بھی اپنے دفاع اور عزت و شرف کی خاطر میدان جنگ میں کودنے پر مجبور ہیں۔

جزیرۃ العرب کے افق سے خورشید اسلام طلوع ہونے کے بعد، آنحضرت کی دعوت اسلام جب عام ہوئی تو بہت سے مشرک یہودی اسلام کو مٹانے کی خاطر کمر بستہ ہو گئے۔

مسلمان بھی اذن جہاد کی آیہ مبارکہ (حج ۳۹) نازل ہونے کے بعد دین خدا کے دفاع کے لئے آمادہ ہو گئے اس کے بعد جزیرہ نما عرب میں مسلمانوں اور یہودیوں ومشرکوں کے درمیان متعدد جنگیں لڑی گئیں۔

اس کتاب میں ہمارے پڑھنے والوں کو معلوم ہوگا کہ اسلام میں ''جہاد'' اپنے اصلی معنی میں دفاع ہے، مسلمان کبھی کسی پر حملہ آور ہونے اور مال واسباب کو غارت کرنے کے لئے جنگ کی ابتدا نہیں کرتے اسی طرح اس کتاب میں وہ آیات وروایات جو جہاد سے متعلق ہیں ان کی بررسی کے علاوہ سیرہ عملی پیامبرؐ اور جہاد کی گونا گون ابعاد بالخصوص فوجی جہت کو زیر بحث لایا گیا اسلامی اصول جنگ کو

متعارف کروایا گیا، فنون جنگ، جنگی طریقہ کار، لشکر کی تیاری، سپاہیوں کی بھرتی، اعصابی جنگ اور ایک اصولی جنگ کو متعارف کروایا گیا ہے۔

اسی طرح اس کتاب میں ان موضوعات کو ایک نئے انداز سے متعارف کروایا ہے اس سے پہلے کسی کتاب میں آنحضرتؐ کی زندگی کو بحیثیت ایک سپہ سالار کبھی سامنے نہیں لایا گیا آپ کی زندگی کا یہ پہلو ہمیشہ سے مسلمان تاریخ نگاروں کی کم نظری کا شکار رہا ہے۔

مطالعہ کرنے والے اس کتاب میں نیا پن ضرور محسوس کریں گے سب سے پہلے ہم نے عادلانہ جنگ کی تعریف پیش کی ہے پھر اسلام میں جنگ کی تعریف، اسلام میں جنگ کی شروعات، اسلام میں ایک جنگ کے مقاصد کیا ہوتے ہیں، جنگ کی اقسام کیا ہیں، اسلام جنگ کی تیاری کا کیسے حکم دیتا ہے مادی طاقت کا حصول کس طرح سے ہے جنگ بندی کا اعلان اور صلح کی پیش کش کو کب و کیسے قبول کرنا ہے، جنگی قیدیوں سے اسلام کس سلوک کا حکم دیتا ہے، کسی جنگی معاہدے کی پاسداری کیسے اور کب تک ممکن ہے، اسلام میں سپاہی بننے کے شرائط کیا ہیں، اسی طرح آنحضرتؐ کی مکی زندگی کا جائزہ اور پھر مدینہ کی زندگی، عقیدے کا دفاع، مختلف حادثات، مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان جنگوں کا آغاز، مدینہ منورہ اسلام کی محفوظ چھاؤنی میں تبدیل ہو گیا مشرکوں کا اقتصادی محاصرہ، عادلانہ قصائص، مختلف جنگوں کے سبق آموز پہلو، سزائیں، تقسیم غنائم میں اسلام کے منصفانہ اصول، مسلمانوں کو فتح کی بشارت، صلح حدیبیہ، فتح مکہ، اور فتح مکہ کے بعد آنحضرتؐ کے اقدامات، اسی طرح لشکر اسلام کی کامیابی کے اسباب کا تقابلی جائزہ، کامیاب اور ماڈل سپہ سالار کی خصوصیات، ایک عادلانہ جنگ کا تفصیلی مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

خدا کا وعدہ اپنے صالح بندوں کے ساتھ اور بالآخرہ وعدہ الٰہی یہ کہ خدا کی زمین اس کے صالح بندوں کے لئے ہی ہے اور وہی اس کے وارث ہیں۔

پیش گفتار

بشریت اپنی دور ترین تاریخ میں بھی دو لفظ جنگ و صلح سے ہمیشہ آشنا رہی ہے اور بشر کے صحیفہ زندگی بھی آغاز سے آج تک زیادہ تر خانہ جنگی سے لکھا گیا ہے بہت کم ایسے معاشرے ہوں گے جنہوں نے جنگ شکست اور کامیابی کے تلخ و شیرین ذائقہ کو چکھا ہوگا ،حملہ اور دفاع ، جنگ کے سکے کے دو رخ ہیں ان کے سرچشمے ایک طرف سے جاہ طلبی ، برتری اور دوسری طرف سے ستم ستیزی عدالت خواہی ہیں ایک طرف سے سلسلہ طلب اور ستم گر اپنی سلطنت دیتے ہیں اور دوسری طرف سے اپنے حق و حقوق کا دفاع کرنے والے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تا کہ یہ ظلم و ستم پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں نہ لے۔

جزیرۃ العرب میں طلوع اسلام کے بعد بہت سے مشرک اور یہودی اسلام کو مٹانے کی خاطر اٹھ کھڑے ہوئے اور جنگ کے شعلے بھڑکانے لگے مسلمان بھی آیہ جہاد (سورہ حج ، آیت ۳۹) کے نزول کے ساتھ ہی دین اسلام کے دفاع کے لئے آٹھ کھڑے ہوئے اس کے بعد مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان بہت سی جنگیں برپا ہوئیں اور آیات جہاد و دفاع بھی بتدریج نازل ہوتی رہیں ان آیات میں عقیدہ ، اخلاق ، سیاست ، فقہ ، جہاد ، دفاع کی بنیادیں بتائی گئیں۔

ان آیات کے علاوہ عملی طور پر آنحضرت ؐ کی سیرہ مبارکہ میں جہاد دفاع ، عسکری فنون ، آرایش و تربیت لشکر ، نفسیاتی جنگ وغیرہ کے مختلف پہلو واضح کئے گئے۔

ہر وہ انسان جو تحقیق و تفہیم کا شغف رکھتا ہو وہ ضرور اس طرف توجہ مبذول کرے گا کہ جیسے اسلام دین فطرت ہے اور مکمل نظام حیات ہے اور زندگی کے ہر پہلو پہ حاوی ہے ، اسی طرح جنگ و

دفاع میں بھی اسلام ایک نظام رکھتا ہے اور اس نظام میں ماہیت، اہداف، شرائط وقوانین، جنگ وصلح فتح وشکست کے اسباب، سپہ سالاروں کے وظائف اور ان کی خوبیاں بیان ہوئی ہیں۔

اس چیز کے بارے میں تحقیق اور اسلام کے دفاعی نظام کی تدوین کے بارے میں جنگی تاریخ لکھنے والے مورخ عصر حاضر میں آنحضرتؐ کی انتظامی صلاحیتوں اور حضرت علیؑ کی عسکری اور انتظامی صلاحیتوں کے بارے میں کچھ کتابیں لکھنے میں مصروف ہیں۔

ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد اس طرف خصوصی توجہ دی گئی اور اسلام کے دفاعی نظام کے بارے میں تاریخی کتب سے جنگی فنون پر تحقیق شروع ہو چکی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ تاریخ بشریت میں سب سے پہلے اسلام نے جنگ میں بھی عادلانہ جنگ کی اصطلاحات متعارف کروائیں۔

اس وقت جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ کتاب ''الرسول القائد'' مولف محمود شیت خطاب کی کتاب کا ترجمہ ہے جسے بندہ حقیر نے انجام دیا ہے امیدوار ہوں کہ علوم دفاعی میں یہ کتاب ایک خوشگوار اضافہ ثابت ہوگی اور تاریخ پہ نگاہ رکھنے والے طالب علموں کے لئے سودمند ہوگی۔

آخر میں اپنے استاد محترم جناب حجۃ الاسلام والمسلمین سید احتشام عباس زیدی صاحب اور حجۃ الاسلام والمسلمین کلب صادق اسدی صاحب کا بے حد شکر گذار ہوں کہ انہوں نے ترجمہ ھذا پر برابر نظارت رکھی اور کتاب کے اصل متن کے ساتھ ترجمہ کو ملا کر دیکھا اور پرکھا، میں خصوصی طور پر جناب احتشام صاحب کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے بندہ حقیر کو انداز ترجمہ دیا اور جگہ جگہ راہنمائی کے علاوہ اردو ادب کے لحاظ سے نئے الفاظ بھی عطا کئے۔

فہرست مطالب

مقدمہ...۱

عادلانہ جنگ...۸

اسلام میں جنگ...۸

اسلام میں جنگ کی شروعات...۹

جنگ کے مقاصد...۱۰

جنگ کی قسمیں...۱۳

اسلام میں جنگی تیاری...۱۹

مادی طاقت کا حصول...۲۱

لشکر میں شمولیت سے معافی...۲۲

اطاعت...۲۷

رازداری...۲۸

جنگ بندی کا اعلان اور صلح کی پیشکش قبول کرنا...۲۹

جنگی قیدی...۳۰

معاہدہ کی پاسداری...۳۰

سپاہی بننے کے شرائط...۳۱

خلاصہ.......... ۳۴

جنگ سے پہلے کے حالات.......... ۳۵

مسلمانوں کے حالات.......... ۳۵

پہلا پیمان عقبہ.......... ۳۷

دوسرا پیمان عقبہ.......... ۳۸

آنحضرتؐ مدینہ منورہ میں.......... ۴۰

نتائج.......... ۴۲

عرب، رومی و ایرانی.......... ۴۲

روم.......... ۴۴

ایران.......... ۴۵

خلاصہ.......... ۴۵

طرفین کی عسکری صورتحال.......... ۴۵

عقیدے سے دفاع.......... ۴۷

جاسوسی گروہ کی تشکیل.......... ۴۷

مسلمانوں کی عام حالت.......... ۴۷

مشرک و یہودی.......... ۴۷

جاسوس دستوں کی سرگرمیاں.......... ۴۸

حادثات.......... ۴۸

سریہ حضرت حمزہؓ.......... ۴۸

سریہ عبیدہ بن حارث.......... ۴۹

سریہ سعد بن وقاص..........۴۹
غزوہ ودّان..........۵۰
غزوہ بواط..........۵۱
غزوہ ذوالعشیرہ..........۵۱
غزوہ بدر اول..........۵۲
سریہ عبداللہ بن جحش اسدی..........۵۳
فوجی دستوں کو مکہ سے بار بار روانہ کرنے کے فوائد..........۵۴
دفاعی طاقت کا اظہار..........۵۵
رازداری..........۵۵
اقتصادی محاصرہ..........۵۶
حق و باطل کی جنگ..........۵۷
جنگ بدر..........۵۷
بے سابقہ اور جدید جنگی آرائش..........۷۱
ایمان کی پایداری..........۷۳
جرئت و بہادری..........۷۴
خفیہ اطلاعات کی جمع آوری..........۷۵
جنگ کے دوران..........۷۷
توشہ راہ..........۷۷
مال غنیمت..........۷۸
جنگی قیدی..........۷۹

جنگ بدر کے شہیدوں کے نام.................................۸۸
امن کا قلعہ...۱۰۳
اسلام کی محفوظ چھاؤنی.................................۱۰۳
بنی قینقاع کا محاصرہ.....................................۱۰۵
طرفین کی تعداد..۱۰۶
مقصد..۱۰۶
واقعات..۱۰۶
غزوہ بنی سلیم..۱۰۷
غزوہ سویق...۱۰۸
غزوہ ذی امر..۱۰۹
غزوہ بحران..۱۱۰
محفوظ چھاؤنی کا قیام...................................۱۱۲
اقتصادی محاصرہ..۱۱۳
جیت کے بعد ہار...۱۱۵
جنگ احد..۱۱۵
جنگ کی شدت..۱۲۳
دشمن کی چال...۱۲۴
طرفین کی واپسی...۱۲۸
طرفین کا نقصان..۱۲۹
ناکامی کی وجوہات.......................................۱۳۰

مسلمانوں کے نقصان کی وجوہات ۱۳۱

جنگ احد کے سبق آموز پہلو ۱۳۲

کچھ اہم مسائل ۱۳۳

جنگ احد تاریخ کی نگاہوں میں ۱۳۴

جنگ احد کے شہداء ۱۳۶

مخلص و غیر مخلص عناصر کی پہچان ۱۴۲

عمومی صورتحال ۱۴۲

سریہ ابی سلمہ ۱۴۴

غزوہ بنی نضیر ۱۴۶

غزوہ ذات الرقاع ۱۴۹

غزوہ بدر دوم ۱۵۱

غزوہ دومۃ الجندل ۱۵۲

غزوہ بنی مصطلق ۱۵۲

احزاب کی شکست ۱۵۸

غزوہ خندق ۱۵۸

جنگ کا آغاز ۱۶۲

احزاب کی شکست کے اسباب ۱۶۶

غزوہ خندق کے سبق آموز پہلو ۱۶۷

خدعہ ۱۶۸

عادلانہ قصاص ۱۷۱

خیانت کرنے والوں کا انجام.................................. ۱۷۱
سریہ عبداللہ بن عتیک.................................. ۱۷۵
غزوہ بنی لحیان.................................. ۱۷۶
غزوہ ذی قرد.................................. ۱۷۷
سریہ عکاشہ بن محصن اسدی.................................. ۱۷۸
سریہ محمد بن سلمہ.................................. ۱۷۹
سریہ ابوعبیدہ جراح.................................. ۱۷۹
سریہ زید بن حارثہ.................................. ۱۷۹
سریہ عبدالرحمٰن بن عوف.................................. ۱۸۱
سریہ علی بن ابی طالبؑ.................................. ۱۸۲
سریہ عبداللہ بن رواحہ.................................. ۱۸۳
سریہ کرز بن جابر فہری.................................. ۱۸۳
سریہ عمرو بن امیہ.................................. ۱۸۴
غزوات اور سرایا کے سبق آموز پہلو.................................. ۱۸۵
سزائیں.................................. ۱۸۷
عقیدہ.................................. ۱۸۹
تقسیم غنائم.................................. ۱۹۱
فتح کی بشارت.................................. ۱۹۳
غزوہ حدیبیہ.................................. ۱۹۳
خفیہ مذاکرات.................................. ۱۹۹

صلح حدیبیہ کا متن.................................۲۰۰
صلح حدیبیہ کے اہم فوائد.................................۲۰۱
صلح حدیبیہ کے نتائج.................................۲۰۷
امن کا دور.................................۲۰۹
صلح حدیبیہ کے اثرات.................................۲۰۹
غزوہ خیبر.................................۲۱۱
جزیرہ نمائے عرب یہودیوں کا فاتحہ.................................۲۱۴
سریہ بشر بن سعد انصاری.................................۲۱۵
سریہ غالب بن عبداللہ.................................۲۱۶
سریہ بشیر بن سعد انصاری.................................۲۱۶
سریہ ابن ابی الفوجاء.................................۲۱۶
سریہ غالب بن عبداللہ.................................۲۱۷
سریہ شجاع بن وہب اسدی.................................۲۱۸
سریہ کعب بن عمیر غفاری.................................۲۱۸
غزوہ موتہ.................................۲۱۹
طرفین کا نقصان.................................۲۲۲
مستضعفین کی واپسی.................................۲۲۴
فتح مکہ.................................۲۲۴
لام بندی کا اعلان.................................۲۲۷
فتح مکہ کا منصوبہ.................................۲۳۲

لشکر اسلام مکہ مکرمہ میں.....................۲۴۳
نظریات کی عملی تعبیر.....................۲۴۵
خاتمہ.....................۲۴۵
ایک تقابلی جائزہ.....................۲۴۵
کامیابی کے اسباب.....................۲۴۶
سپہ سالار کی خصوصیات.....................۲۴۷
عادلانہ جنگ کا تفصیلی مفہوم.....................۲۴۷
خدا کی زمین خدا کے صالح بندوں کے لئے ہے.....................۲۴۸
خلاصہ.....................۲۵۰
منابع و مآخذ.....................۲۵۶
مآخذ عربی.....................۲۶۲
مآخذ انگریزی.....................۲۶۷

مقدمہ

﴿وَعدَ اللّٰہُ الَّذِین آمَنُوا مِنکُمْ وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْأَرضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِینَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِینَھُمُ الَّذِی ارْتَضیٰ لَھُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْناً یَعْبُدُونَنِی لاَ یُشْرِکُونَ بِیْ شَیْئاً وَ مَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَأُولٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُونَ﴾(۱)

(اے ایماندارو) تم میں سے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان سے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ ان کو (ایک نہ ایک دن) روئے زمین پر ضرور (اپنا) نائب مقرر کرے گا جس طرح ان لوگوں کو نائب بنایا جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں اور جس دین (اسلام) کو اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے اس پر انھیں ضرور ضرور قدرت دے گا اور ان کے خائف ہونے کے بعد ان کے ہراس کو امن سے ضرور بدل دے گا وہ (اطمینان سے) میری ہی عبادت کریں گے اور کسی کو ہمارا شریک نہ بنائیں گے اور جو شخص اس کے بعد ناشکری کرے تو ایسے ہی لوگ بدکار ہیں۔

میں نے جب جنگی تاریخ کا مطالعہ کیا تو وہاں بڑے بڑے سپہ سالاروں کے تذکرے تھے، تب میں اس کتاب کے لکھنے کے بارے میں سوچنے لگا۔

---

(۱) سورہ نور، آیت ۵۵

گذشتہ لکھی ہوئی تاریخی کتب میں بڑے سپہ سالاروں کے کارنامے سادہ اور منطقی انداز میں پیش کئے گئے ہیں ان کے جنگی منصوبے کا ذکر ہوا ہے اوران کے کارناموں سے سبق آموز چیزیں حاصل کی گئیں ہیں اس طرح ان سپہ سالاروں کا تذکرہ ہمیشہ تاریخ میں زندہ رہے گا۔

میرے ذہن میں یہ بات آئی جدید تحقیق کرنے والوں اور قدیم مورخین کے طریقہ کار کا مقایسہ کروں جب میں یہ جائزہ لے رہا تھا تو متوجہ ہوا کہ جدید تحقیق کرنے والوں کا راستہ واضح ہے اور بعض سپہ سالاروں کے کارناموں کو انھوں نے ایک معیار بنا دیا ہے لیکن دوسرے طریقہ کار نے بعض چیزوں کو اوجھل کر دیا۔

سیرت پیغمبرؐ پر لکھی جانے والی تمام کتابوں کو میں نے نظروں سے گذارا اور کوشش کی ان کے اس مطالعہ کے دوران آنحضرتؐ کی شخصیت کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ کروں آخرکار میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ آنحضرتؐ کی زندگی کا عسکری پہلو اجاگر نہ ہو سکا انھیں کتابوں کے صفحات میں پوشیدہ ہے اور کسی نے ابھی تک اس کا تحلیل و تجزیہ نہیں کیا ہے لذا آپ کی لیاقت و شجاعت کا یہ پہلو امت سے پوشیدہ رہا خصوصاً عسکری شعبہ سے وابستہ لوگ توفیق پیدا نہ کر سکے اور اس پہلو کو اجاگر نہ کیا اور یہ عام لوگوں تک نہ پہنچ سکا، آج تک ابہامات میں باقی ہے۔

سیرت نویسوں نے آنحضرتؐ کی جنگوں کا اجمال و تفصیل سے بیان کیا ہے اگر ہم وقایع کی جزئیات سے صرف نظر کریں جنگ کے اسباب پہ نظر نہ ڈالیں پھر بھی مندرجہ ذیل سوال ذہن میں باقی رہتے ہیں کہ جنگ سے پہلے طرفین کس جگہ پر تھے؟ جنگ کس طرح ہوئی؟ جنگ سے کیا سبق اور تجربہ حاصل کیا گیا؟ اور کچھ دوسرے سوال ذہن میں باقی رہتے ہیں جو خالصتاً فوجی مسائل ہیں۔

تحقیق کے پرانے طریقہ کار نے آج نوبت یہاں تک پہنچا دی کہ جب بھی جنگی سپہ سالاروں کا ذکر ہوتا ہے تو وہاں کسی اسلامی سپہ سالار کا نام نہیں لیا جاتا اگر چہ تاریخ اسلام ناموروں سے بھری پڑی ہے جب حوالہ دیا جاتا ہے غیر اسلامی سپہ سالار ہی سامنے آتے ہیں مثلاً

آنیبال، قیصر، پنولین، بوناپاٹ، ولنگہ اور دوسرے غیر اسلامی سالاروں کا ہی تذکرہ ہوتا ہے کبھی کوئی اسلامی سپہ سالاروں مثلاً آنخضرتؐ، حضرت علیؑ، خالد بن ولید، سعد بن وقاص وغیرہ کا ذکر نہیں کرتا حالانکہ تاریخ اسلام، مسلمانوں کے لئے ان کی سرزمین پہ پڑھائی جاتی ہے جب میں نے اس تکلیف دہ چیز کا سامنا کیا تو پھر سب سے پہلے آنخضرتؐ کی عسکری زندگی پر قلم اٹھانے کا فیصلہ کرلیا، تاریخی کتب میں موجودہ پراگندہ معلومات کو منظم کیا اور ایک سادہ روش کے ساتھ گذشتہ سوالات کا جواب دینے کی کوشش کی کہ جنگ سے پہلے طرفین کس وضع میں تھے؟ جنگ کے اہداف کیا تھے، طرفین کی تعداد اور جنگ کے پہلے اور بعد کے واقعات دو جنگ کے حالات سبق آموز پہلو، یہ سبق آموز پہلو فقط مسلمانوں سے مربوط نہ تھے بلکہ مشرکوں کی کارکردگی کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے میں نے سادہ انداز میں گذشتہ جنگوں کے حالات کو ذکر کیا تا کہ قاری اپنے آپ کو میدان جنگ میں محسوس کرے یہاں اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے وہ غیر معمولی چیزیں جو بعض تاریخی کتب میں بعض جنگوں کے حوالہ سے ذکر ہوئی ہیں اور آنخضرتؐ کی کامیابی کو فقط انہیں کا مرہون منت قرار دیا گیا ہے میں نے ان کے ذکر سے پرہیز کیا ہے۔

البتہ میں اس چیز کا معتقد ہوں کہ خداوند کریم کی مدد آنخضرت کے شامل حال تھی خدا نے آپ کے قدموں کو مستحکم کیا اور آسمانی فرشتوں کے ذریعہ آپ کی نصرت فرمائی۔

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ☆ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ☆بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ☆وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَ لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ﴾(۱)

(۱) سورہ آل عمران، آیت ۱۲۳۔۱۲۶